رجب ؒ کی اپنی ایک شان ہے۔ امام ابن عبدالہادیؒ نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ زمانے کے عجائبات کا ایک نمونہ ہے۔ اور امام ابن مفلحؒ نے لکھا ہے کہ اس میں حقد... کے بہت سے اقوال نقل ہوئے۔ امام ابن رجبؒ نے اس شرح میں چوتھی صدی ہجری سے پیشتر فقہا و ائمہ کے اقوال جمع کرنے کا خاص اہتمام کیا ہے۔ یہی اس شرح کا امتیاز ہے۔ کتاب و سنت کی تشریح میں یہ امت جس قدر عہد نبویؐ سے قریب ہو گی اسی قدر یہ حق پر ثابت قدم رہے گی، اور جوں جوں اس کی تشریح و تاویل عہد نبویؐ اور اس کے قریبی زمانے سے دور ہو گی اس میں تکلف اور تصنع کا غلبہ ہو گا اور دین ایک چیستان بن جائے گا۔ اہل علم کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی تحفہ ہے۔ (عبدالمتین منیری)

نیاز فتح پوری: شخصیت اور فن، ڈاکٹر عقیلہ شاہین۔ ناشر: انجمن ترقی اردو، ۱۵۹ بلاک ۷، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: ۳۹۸۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیر تبصرہ کتاب ڈاکٹریٹ کا ایک مقالہ ہے جس میں مقالہ نگار نے اپنی ممدوح شخصیت کے محاسن، ادبی خدمات، فکری کارناموں اور گوناگوں "اولیات" کو ایک عالی مقلد کی سی ذہنیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیاز صاحب کے مقام و مرتبے، شہرت و قلم کاری کا ایک زمانہ معترف ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے وہ ایک پسندیدہ شخصیت ہیں مگر بعض لوگ ان کے متعلق کچھ تحفظات رکھتے ہیں۔ اس ناگواری کی بنیاد، ان کی فکری آوارہ مزاجی اور اسلامی عقائد پر رندی و بے خودی کی سی کیفیت میں حملہ آوری ہے۔ اس کتاب کے مبصر کے لیے باعث تعجب ہے کہ کراچی یونی ورسٹی نے مدلل مداحی پر مبنی مقالے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دے دی ہے۔ مقالہ نگار نے نیاز صاحب پر سرقہ بازی کے الزام کا سرے سے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ پھر مرحوم نے اسلام اور ایمانیات پر جو نیش زنی کی، اسے کسی درجے میں بھی بحث کے قابل نہیں سمجھا۔ بلکہ ان کی قابل اعتراض تحریروں کو نظرانداز کر کے موصوف کی شخصیت میں رنگ بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نیاز فتح پوری کے بارے میں ان کے ذہنی مرید بڑے فخر و انبساط سے یہ کہتے ہیں کہ یہی وہ شخصیت ہے، جس نے "خرد افروزی" اور "روشن خیالی" کی شمع روشن کی۔ احمد ندیم قاسمی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم اور ہماری نسل نے نیاز ہی کے، جسارت و بغاوت پر مبنی خیالات سے حرارت حاصل کی ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اپنے دور کے تعلیم یافتہ افراد کے ذہنوں میں تجدد، بے دینی، تشکیک اور مذہب بیزاری وغیرہ کے ببول بونے میں نیاز فتح پوری کا خاصا نمایاں حصہ ہے۔ جمیل الدین عالی صاحب نے نیاز مرحوم کو "ہمہ جہت نابغہ" قرار دیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مبالغہ آمیزی کرنے اور دوسروں کی تخلیقات کو اپنے نام سے چھپوانے والا فرد "بڑا" انسان نہیں ہو سکتا۔ ان کی تصنیف "تاریخ الدولتین" مشہور مستشرق جرجی زیدان کی عربی کتاب: